سوال

(348) بیوہ، بھائی اور بہن کا حصہ نکالنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک عزیز فوت ہوئے ہیں، پس ماندگان میں بیوہ، ایک بھائی اور ایک بہن ہے، اس نے اپنے پیچھے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کی مالیت چھوڑی ہے، شرعی طور پر اسے کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بیوہ اصحاب الفروض سے ہے اور بہن بھائی عصبہ ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ کا حصہ مقرر ہے اور باقی ماندہ ترکہ بہن بھائی کوملے گا وضاحت کے بعد بیوہ کو ۴/۱ ملے گا کیونکہ میت کی اولاد نہیں ہے ارشادباری تعالی ہے :

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ [1]

’’اگر تمہاری اولاد نہ ہو توان (بیویوں) کے لیے تمہارے ترکہ سے چوتھا (۴/۱) حصہ ہے۔‘‘

باقی ترکہ بہن بھائی اس طرح تقسیم کریں گے کہ بھائی کو بہن کے مقابلہ میں دوگنا حصہ دیا جائے، ارشادباری تعالی ہے :

وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ [2]

’’اگر میت کے بہن بھائی موجود ہوں تومذکر سے مؤنث کی بہ نسبت دو حصے ہوں گے۔‘‘

سہولت کے پیش نظر کل ترکہ کے چار حصے کرلیے جائیں، اس میں سے ایک حصہ بیوہ کو، بھائی کو دوحصے اور بہن کو ایک حصہ دیا جائے، سوال میں بیان کردہ تفصیل کے پیش نظر جب ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کو چار پر تقسیم کیا توایک حصہ بیالیس لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے، اس لیے ترکہ کی تقسیم حسب ذیل ہوگی :

بیوہ : بیالیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ : (42,50,000)

بھائی: پچاسی لاکھ روپے: (85,00,000)

بہن: بیالیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ: (42,50,000)

---

[1]۴/النساء۱۲۔

[2]۴/النساء:۱۷۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:303

محدث فتویٰ